الطهارة والصلاة ـ أردو

مسائل

طہارت ونماز

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالزلفي

هاتف: ٠١٦ ٤٢٣٤٤٦٦ ـ فاكس: ٠١٦ ٤٢٣٤٤٧٧

202

جمعية الدعوة بالزلفي

مسائل طہارت و نماز

أحكام الطهارة والصلاة- أردو

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في الزلفي
Tel: 966 164234466 - Fax: 966 164234477

أحكام الطهارة والصلاة

أعده وترجمه إلى اللغة الأردية

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالزلفي

الطبعة الرابعة: ١٤٤٢/٩هـ

ح   **المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالزلفي**

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالزلفي

أحكام الطهارة والصلاة - الزلفي 1435هـ

ردمك: ٦-٥٢-٨٠١٣-٦٠٣-٩٧٨

(النص: اللغة الأردية)

١- الصلاة   2- الطهارة (فقه إسلامي)   أ- العنوان

ديوى 252.2   1435/944هـ

رقم الإيداع: 1435/944هـ

ردمك:٦-٥٢-٨٠١٣-٦٠٣-٩٧٨

فہرست مسائل طہارت ونماز

۱	طہارت ونجاست	5
۲	اقسام نجاست	6
۳	احکام نجاست	7
۴	قضائے حاجت	8
۵	وضو	9
۶	وضو کا طریقہ	10
۷	موزوں پر مسح کرنا	12
۸	وضو توڑنے والے کام	13
۹	غسل کرنا	14
۱۰	جنبی آدمی کے لئے حرا کام	15
۱۱	تیمّم کرنا	16
۱۲	تیمّم کرنے کا طریقہ	17
۱۳	حیض ونفاس	17
۱۴	**مسائل نماز**	**19**
۱۵	نماز سے متعلق ضروری ہدایات	21

۱۶	اوقات نماز	24
۱۷	جہاں نماز ادا کرنا صحیح نہیں	24
۱۸	نماز کا طریقہ	25
۱۹	بعد از نماز کے اذکار	32
۲۰	مسبوق کی نماز کا طریقہ	34
۲۱	نماز کو باطل کرنے والے کام	34
۲۲	واجبات نماز	35
۲۳	ارکان نماز	35
۲۴	نماز میں بھول چوک	37
۲۵	سنن مؤکدہ	38
۲۶	نماز وتر	39
۲۷	فجر کی دو رکعات	41
۲۸	چاشت کی نماز	42
۲۹	نماز کے لئے ممنوعہ اوقات	44

مسائل طہارت

طہارت ونجاست:

نجاست: ہر وہ چیز جس سے بچنا اور وہ کہیں لگ جائے تو دھونا ایک مسلمان پر واجب ہو اسے نجاست کہتے ہیں۔ اگر کپڑے یا بدن کو نجاست لگ جائے تو اسے دھونا واجب ہے' حتیٰ کہ وہ ختم ہو جائے' بشرطیکہ وہ دیکھی جا سکتی ہو' جیسے کہ حیض کا خون' اگر دھونے کے بعد بھی کچھ نشان باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں' بشرطیکہ یہ نشان ختم کرنے میں مشقت ہو۔ اگر نجاست نظر نہ آتی ہو تو بس ایک مرتبہ دھونا ہی کافی ہوگا۔

اگر زمین پر نجاست لگ گئی تو اس پر پانی بہا دینے سے پاک ہو جائے گی۔ اگر نجاست سیال (Liquid) شکل میں ہو تو خشک ہونے سے ہی زمین پاک ہو جائے گی' ہاں البتہ اگر نجاست غیر سیال ہو تو اسے وہاں سے ہٹائے بغیر زمین پاک نہ ہوگی۔

پاکی حاصل کرنے اور نجاستوں کو دور کرنے کے لیے پانی استعمال کیا جائے گا خواہ پانی بارش کا ہو' سمندر کا ہو یا کسی اور جگہ کا۔ اس مقصد کے لیے مستعمل پانی بھی دوبارہ استعمال کیا جا سکتا ہے اور وہ پانی بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جس میں کوئی طاہر (پاک) چیز ملی ہو' بشرطیکہ وہ پانی اپنی شکل پر ہی باقی رہے۔

البتہ اگر کسی چیز کے ملنے سے اس کی پانی والی شکل بدل گئی تو طہارت کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں۔ جب پانی میں کوئی ناپاک چیز مل کر اس کے ذائقے، بو یا رنگ کو بدل دے تو اسے نجاست زائل کرنے کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں۔ اگر اس کی کوئی صفت نہ بدلے تو اس مقصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کسی قسم کا جوٹھا پانی بھی طہارت اور ازالہ نجاست کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے سوائے کتے اور خنزیر کے جوٹھے کے، کیونکہ وہ ناپاک ہوتا ہے۔

اقسام نجاست:

نجاست کی متعدد قسمیں ہیں، تفصیل یوں ہے:

(ا) پیشاب و پاخانہ۔

(ب) وَدِی: ایک سفید گاڑھا سا مادہ ہے جو کہ پیشاب سے پہلے یا بعد نکلتا ہے۔

(ج) مَذِی: سفید، لیس دار مادہ ہے جو کہ شہوت میں تیزی کے وقت نکلتا ہے۔

البتہ منی طاہر ہے، اگر تازہ ہو تو اسے دھونا، خشک ہو تو کھرچ دینا مستحب ہے۔

(د) جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا پیشاب و پاخانہ۔ البتہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب و پاخانہ نجس نہیں ہے۔

ان تمام نجاستوں کو دھو دینا اور اگر بدن و کپڑے میں لگ جائے تو انہیں

دور کر دینا ضروری ہے۔

(۶) حیض ونفاس کا خون

البتہ مذی کا حکم یہ ہے کہ بس کپڑے پر چھینٹیں مار دیں۔

احکام نجاست:

(۱) اگر انسان کو کوئی چیز لگ جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ آیا یہ نجس ہے یا طاہر ہے تو اس بارے میں پوچھنا ضروری نہیں ہے' نہ اسے دھونا ضروری ہے' اس لیے کہ ہر چیز کی اصل طہارت ہے۔

(۲) ایک انسان نماز سے فارغ ہو گیا اور اسے اپنے کپڑے یا جسم پر نجاست ملی' اسے پہلے سے اس کا علم نہیں تھا یا اگر تھا بھی تو بھول چکا تھا' اب اس کی نماز صحیح ہے۔

(۳) جس آدمی کو کپڑے پر لگی ہوئی نجاست مل نہیں رہی اس پر لازم ہے کہ اسے تلاش کرے اور جس جگہ کے بارے میں غالب گمان ہو اسے دھو ڈالے' اس لیے کہ نجاست محسوس کی جانے والی چیز ہے' اس کا رنگ' ذائقہ اور بو ہوتی ہے۔

قضائے حاجت:

قضائے حاجت کے آداب یہ ہیں:

(۱) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں رکھتے ہوئے کہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنّی أَعُوذُ بِکَ مِنَ الخُبُثِ وَالخَبَائِثِ))

[صحیح البخاری ۱۴۲ وصحیح مسلم ۳۷۵]

''اللہ کے نام پر' اے اللہ! خبیث جنوں اور جنّنیوں کے شر سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں''۔

باہر آتے ہوئے دایاں پاؤں پہلے نکالے اور کہے:

((غُفْرانَکَ)) [سنن أبی داود ۳۰۔ امام البانی نے صحیح کہا ہے۔]

''مولیٰ تیری بخشش کا طلبگار ہوں''۔

(۲) اپنے ساتھ حمام میں کوئی ایسی چیز لے کر نہ جائے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہو الا یہ کہ اس کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔

(۳) صحرا یا کھلی جگہ میں قضائے حاجت کے وقت نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ کرے' البتہ عمارت کے اندر قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کیا جا سکتا ہے۔

(۴) لوگوں سے پردہ پوشی کرنا ضروری ہے' اس بارے میں سستی نہیں کرنا چاہیئے۔ واضح رہے کہ مرد کا پردہ ناف سے گھٹنے تک ہے اور عورت کا پردہ سارا جسم ہے' البتہ نماز میں چہرے کا پردہ نہیں ہے' بشرطیکہ وہاں غیر محرم نہ ہو' ورنہ چہرے کو بھی نماز میں چھپائے۔

(۵) اس بات کی شدید احتیاط کرنا چاہیئے کہ انسان کے جسم یا کپڑے کو

پیشاب پاخانہ لگے۔

(٦) قضائے حاجت کے بعد پانی سے طہارت کرنا چاہئے یا ٹیشو یا پتھر استعمال کر کے نجاست صاف کر دینا چاہئے۔ استنجا کرتے وقت بایاں ہاتھ استعمال کرنا ہوگا۔

وضو:

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقْبَلُ الله صَلَاةَ أحدكم اذا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ))

[صحيح البخاری ٦٩٥٤ وصحيح مسلم ٢٢٥]

''کوئی جب بے وضو ہو جائے تو وضو کئے بغیر اس کی نماز قبول نہیں ہوتی''۔

وضو کرتے ہوئے ترتیب اور تسلسل کا خیال رکھنا اشد ضروری ہے۔

وضو کرنے کے عظیم فضائل وفوائد ہیں، ہر انسان کو ان کا علم رہنا چاہئے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ)) [صحيح مسلم ٢٤٥]

''جس شخص نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے (سنت کے مطابق) وضو کیا تو اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی''۔

آپ ﷺ نے دوسرے موقع پر فرمایا:

((مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ)) [صحيح مسلم ۲۳۱]

''جس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق اچھی طرح وضو کیا' تو فرض نمازیں ان کے درمیانی (گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہیں''۔

وضو کا طریقہ:

(۱) زبان سے بولے بغیر دل سے وضو کی نیت کرے' دل کے پختہ ارادے کو نیت کہتے ہیں۔ پھر کہے: بسم اللہ۔

(۲) اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھولے۔

(۳) اس کے بعد تین دفعہ کلی کرے اور پانی ڈال کر ناک چھڑکے۔

(۴) اس کے بعد تین مرتبہ منہ دھوئے' ایک کان سے دوسرے کان تک' اور لمبائی میں ماتھے کے اوپر جہاں سے بال اگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک۔

(۵) اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے' انگلیوں کے پوروں سے لے کر کہنیوں تک۔ کہنیاں بھی شامل رہیں۔ پہلے دایاں ہاتھ دھوئے پھر بایاں ہاتھ۔

(۶) اس کے بعد سر کا ایک دفعہ مسح کرے' اس کا طریقہ یہ ہے کہ انگلیوں کو بھگو

لے، سر کے اگلے حصے سے پھیرتے ہوئے پیچھے لے جائے، پھر اسی طرح آگے لے آئے۔

(۷) پھر ایک دفعہ کانوں کا مسح کرے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں شہادت کی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈال دے اور انگوٹھوں سے کان کے باہر والے حصے کے اوپر پھیر دے۔

(۸) پھر دونوں پاؤں کو تین دفعہ دھوئے، پاؤں کی انگلیوں سے لے کر ٹخنوں تک، ٹخنے بھی شامل رہیں۔ دائیں پاؤں سے دھونا شروع کرے، پھر بایاں پاؤں دھوئے۔

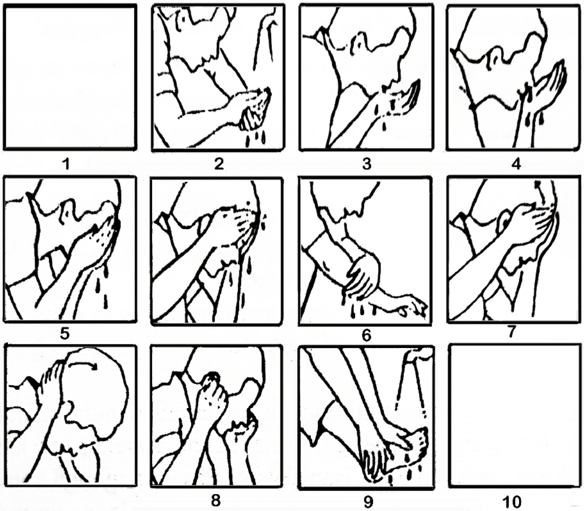

(۹) آخر میں مسنون دعا پڑھے:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ رسول ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)) [صحيح مسلم ٢٣٤]

''تم میں سے جو کوئی اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے' پھر کہتا ہے:
((أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔''

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں' اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔''

موزوں پر مسح کرنا:

دین اسلام کی آسانی و مہربانی کا یہ حصہ ہے کہ اس نے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی اور عملاً یہ کام آپ ﷺ سے ثابت ہے۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ)) [البخاری ٢٠٥]

''میں نے نبی ﷺ کو پگڑی اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔''

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْ نَزَلَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ كَانَتْ مَعِيَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ)) [صحيح البخاری ۱۸۲ وصحيح مسلم ۲۷۴]

''ایک رات میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا' آپ نیچے تشریف لائے' آپ نے ضرورت پوری کی' میرے پاس ایک برتن تھا اس سے میں نے آپ کے لیے پانی انڈیلا' آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا''۔

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ موزوں پر مسح کی شرط ہے کہ:

☆ وہ باوضو پہنے گئے ہوں۔

☆ طریقہ یہ ہے کہ گیلے ہاتھ کو قدم کے اوپری حصے پر پھیرلے تلووں کا مسح نہ کرے۔

☆ رہائش کے لیے مسح کی مدت ایک دن ایک رات ہے۔

☆ اور مسافر کے لیے تین دن تین رات۔

☆ مقررہ مدت ختم ہوتے ہی مسح باطل ہوجاتا ہے،

☆ اسی طرح موزے اتار دینے سے باطل ہوجاتا ہے،

☆ اور جنابت لاگو ہونے سے بھی مسح باطل ہوجاتا ہے' کیونکہ جنابت کی شکل میں نہانے کے لیے موزوں کو اتارنا ضروری ہے۔

وضوتوڑنے والے کام:

(۱) اگلے، پچھلے راستے سے نکلنے والی چیزوں سے، مثلاً پیشاب، پاخانہ، ہوا، منی، مذی، ودِی، خون وغیرہ۔

(۲) نیند۔

(۳) اونٹ کا گوشت کھانا۔

(۴) بے ہوشی، اور عقل کا زائل ہونا۔

غسل کرنا:

طہارت کی نیت سے پورے بدن پر پانی بہانے کو غسل کہتے ہیں۔ غسل اس وقت صحیح شمار ہوگا جب پورے بدن کو دھویا جائے، نیز کلی کی جائے اور ناک میں پانی لیا جائے۔

[اپنی شرمگاہ دھوئے (اور جسم میں جہاں کوئی گندگی، ناپاکی لگی ہے اسے دھوئے،) اس کے بعد ہاتھ کو مٹی میں رگڑ کر (یا صابون سے) دھولے، پھر ویسے وضو کرے جیسے نماز کے لئے کرتا ہے، صرف پیر نہ دھوئے، اس کے بعد سر پر تین چلو پانی ڈال کر بالوں میں انگلیوں کو داخل کر کے اچھی طرح دھولے، پھر دائیں بائیں طرف پانی ڈالتے ہوئے سارے جسم پر پانی بہا کر نہا لے۔ آخر میں نہائے ہوئے جگہ سے ہٹ کر دونوں پیر دھولے [صحیح بخاری ۲۵۶، ۲۶۰]۔

پانچ کاموں کی وجہ سے غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔

اوّل: خواہ مرد ہو یا عورت' جاگتے میں ہو یا سوتے میں' جب منی شہوت کے ساتھ اور اچھل کر نکلے تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر بغیر شہوت کے نکلے تو غسل واجب نہیں ہوتا' مثلاً بیماری کی وجہ سے' چوٹ کی وجہ سے یا شدید سردی کی وجہ سے۔ اسی طرح اگر سونے والے کو احتلام تو یاد ہو اور منی یا اس کا نشان نہ ملے تو غسل واجب نہیں ہوتا' البتہ اگر منی یا اس کے اثرات نظر آئیں خواہ احتلام نہ بھی یاد ہو' تب بھی غسل واجب ہو جاتا ہے۔

دوم: مرد و عورت کی شرمگاہ کا باہم ملنا' یعنی مرد کے آلہ تناسل کا اگلا حصہ عورت کی شرمگاہ میں چلا جائے' خواہ انزال نہ بھی ہو تب بھی غسل واجب ہو جاتا ہے۔

سوم: حیض یا نفاس کا ختم ہو جانا۔

چھارم: موت۔ اس لیے کہ میت کو غسل دینا واجب ہے۔

پنجم: جب کافر مسلمان ہو جائے تو اس پر غسل کرنا واجب ہے۔

جنبی آدمی کے لیے حرام کام:

جس آدمی پر غسل فرض ہو اس پر متعدد کام حرام ہیں:

(۱) نماز پڑھنا۔

(۲) طواف کرنا۔

(۳) قرآن پاک کو چھونا' اس کو اٹھانا' اونچی یا ہلکی آواز سے پڑھنا' زبانی یا دیکھ کر پڑھنا وغیرہ' وغیرہ۔

(۴) مسجد میں رکنا۔ البتہ مسجد میں سے گزرا جا سکتا ہے۔ اگر مسجد میں ٹھہرنے کی ضرورت ہو تو وضو کر کے رک سکتا ہے۔ (وضو کرنے سے پاک نہیں ہو جائے گا البتہ ناپاکی میں کچھ کمی آجائے گی)۔

تیمّم کرنا:

اقامت اور سفر دونوں میں تیمّم کیا جا سکتا ہے' وہ وضو یا غسل کے بدلے ہوتا ہے بشرطیکہ درج ذیل اسباب میں سے کوئی سبب پایا جائے۔

اوّل: جب پانی بالکل نہ ہو یا اگر ہو لیکن طہارت کے لیے کافی نہ ہو' پانی کو تلاش کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے ورنہ تیمّم کر لیا جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پانی کہیں قریب میں موجود ہے' اگر وہ پانی کی تلاش میں جائے تو اسے اپنی جان یا مال کے بارے میں خطرہ ہو' ایسی صورت میں بھی تیمّم کر سکتا ہے۔

دوم: وضو والے کسی حصے پر زخم ہو تو وہ اسے پانی سے دھوئے۔ اگر پانی سے دھونا نقصان دہ ہو تو ہاتھ کو پانی میں بھگو کر اس پر مسح کر لے۔ اگر مسح کرنا بھی اسے نقصان دیتا ہو تو سارے اعضاء کو دھو لے اور اس عضوِ مریض کے لئے تیمّم کر لے۔

سوم: اگر پانی یا موسم نا قابل برداشت حد تک سرد ہو اور اسے پانی سے نقصان کا خطرہ ہو تو تیمّم کر لے۔

چہارم: اس کے پاس پانی تو ہو لیکن وہ پینے کی ضرورت کے لیے ہو تب بھی تیمّم کر سکتا ہے۔

تیمّم کرنے کا طریقہ:

دل میں تیمّم کی نیت کرے، پھر ایک دفعہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے، پھر چہرے پر پھیر لے۔ پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر پھیر لے، اس کے بعد دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیر لے۔

جن کاموں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر نماز ادا کرنے سے پہلے پانی مل گیا، یا پانی استعمال کرنے پر قادر ہو گیا، نیز اگر نماز کے دوران بھی ایسی صورت بن گئی تو تیمّم باطل ہو گیا، البتہ اگر نماز سے فارغ ہو گیا اور اس کے بعد پانی ملا تو نماز صحیح ہے، دہرانے کی ضرورت نہیں۔

حیض ونفاس:

حالتِ حیض ونفاس میں عورت کو نماز ادا کرنا یا روزہ رکھنا جائز نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا أَقبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَاِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)) [صحیح البخاری ۳۳۱ وصحیح مسلم ۳۳۳]

''جب حیض آ جائے تو نماز چھوڑ دو' جب ختم ہو جائے تو خون کو دھولو اور (غسل کر کے) نماز ادا کرو''۔

ایام حیض میں رہ جانے والی نمازوں کی قضا نہیں ہے' البتہ جتنے دن روزے نہیں رکھ سکی اس کی قضا دینی ہے۔ حیض و نفاس کی وجہ سے ناپاک عورت بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی۔ ان دنوں میں خاوند پر حرام ہے کہ اپنی بیوی کی شرمگاہ میں جماع کرے' البتہ جماع کے علاوہ اپنی بیوی سے لطف اندوز ہوسکتا ہے۔ ناپاک عورت قرآن پاک کو نہیں چھوئے گی۔ خون بند ہوتے ہی عورت حیض ونفاس سے پاک ہوجائے گی' فوراً غسل کرنا اس پر فرض ہے اور جو جو کام حیض ونفاس کی وجہ سے منع تھے سب جائز ہو جائیں گے۔

نماز کا وقت داخل ہو گیا' عورت نے ابھی نماز نہیں ادا کی اور اسے حیض یا نفاس آ گیا تو پاک ہونے کے بعد وہ اس نماز کی قضا دے گی۔ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے اگر عورت پاک ہوگئی خواہ وہ ایک ہی رکعت پڑھ سکتی تھی اُس پر اس وقت کی نماز ادا کرنا فرض ہے۔ اور بہتر ہے کہ جس نماز کو اس نماز کے ساتھ جمع کرنا شرعاً جائز ہوتا ہے اسے بھی ادا کر لے' مثلاً: سورج ڈوبنے سے پہلے وہ پاک ہوئی' خواہ ایک ہی رکعت پڑھ سکتی تھی اس دن کی عصر کی نماز اس کو

پڑھنی ہوگی۔ بہتر ہے کہ اس دن کی ظہر کی نماز بھی قضا کی نیت سے پڑھ لے۔ دوسری مثال یوں ہے کہ اگر آدھی رات سے پہلے پہلے پاک ہوگئی' وہ لازما عشاء کی نماز ادا کرے گی' اس دن کی مغرب کی نماز بھی بطور قضا پڑھ لے' یہ اس کے لیے بہتر ہے۔

مسائل نماز

ارکانِ اسلام میں نماز دوسرا رکن ہے' ہر مسلمان عاقل بالغ پر نماز فرض ہے' اس کے وجوب کا انکار باجماعِ امت کفر ہے' سستی کوتاہی کی وجہ سے بالکل چھوڑنے والا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک کافر ہے۔ قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴾ (النساء ۱۰۳)

''یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ))

[صحیح البخاری ۸ وصحیح مسلم ۱۶]

''اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں: (۱) لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان

المبارک کے روزے رکھنا''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ)) [مسلم ۸۲]۔

''بلاشبہ بندے اور شرک وکفر کے درمیان نماز کا چھوڑ نا دینا ہے''۔

نماز کی پابندی کرنے کے عظیم فضائل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى اِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالاُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً.)) [صحيح مسلم ٦٦٦]

''جس نے اپنے گھر سے اچھی طرح وضو کی' پھر کسی مسجد کی طرف گیا تا کہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک فریضہ ادا کرے' اس کے سارے قدم فائدے میں رہیں گے' ایک قدم اٹھانے پر گناہ دھل جائے گا اور دوسرے قدم پر درجہ بلند ہو جائے گا''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ألا أدُلُّكُم علٰى ما يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الخَطايا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجاتِ)) قالوا: بلٰى يا رسول اللّٰه ، قال: ((إسباغُ الوُضُوءِ عَلى الْمَكارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إلَى الْمَساجِدِ ، وَإنْتِظارُ الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاةِ، فذٰلِكُمُ الرِّباطُ)) [صحيح مسلم ٢٥١]

''میں تمہیں وہ کام نہ بتادوں جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو دھوتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: ضرور ضرور یا رسول اللہ! فرمایا: تکلیف دہ حالات میں اچھی طرح وضو کرنا' مسجدوں کی طرف زیادہ چل کر جانا' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی مقام 'رباط'(۱) ہے۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ)) [مسلم ٦٦٩ و البخاری ٦٦٢]

''جو کوئی صبح یا شام مسجد گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت میں اس کے لیے مہمانی کا سامان تیار کر لیا جتنی بار بھی وہ صبح یا شام گیا''۔

نماز سے متعلق ضروری ہدایات

(۱) مردوں پر مسجد میں آ کر باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أُخَالِفَ اِلٰی مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ)) [البخاری ٢٤٢٠]

''میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ نماز کا حکم دوں' جب وہ کھڑی

---

(۱) ''رباط'' کے معنی ہیں جہاد کے لیے ہمہ وقت تیار رہنے کے۔ نماز کے لیے تیار رہنے والا بھی گویا ہر وقت اطاعت ربانی اور نیکی کمانے کے لیے تیار بیٹھا ہے۔ (مترجم)

ہو جائے تو ایسے لوگوں کے گھروں کو جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوئے تو ان سمیت گھروں کو آگ لگا دوں‘‘۔

(۲) مسلمان کو چاہیے کہ جلد مسجد میں پہنچے اور سکون و اطمینان کے ساتھ چلتا ہوا آئے۔

(۳) مسنون یہ ہے کہ مسجد میں داخلے کے وقت دایاں پاؤں پہلے اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) [صحيح مسلم ۷۱۳]

’’اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے‘‘۔

(۴) بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد کے دو نفل ادا کرے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ))
[صحيح مسلم ۷۱٤]

’’جب تم مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لو‘‘۔

(۵) دورانِ نماز پردے کی جگہ کو چھپانا واجب ہے۔ مرد کا پردہ (یعنی جسم کا وہ حصہ جو لازماً ڈھکنا چاہئے) ناف سے گھٹنے تک اور عورت کا سارا جسم پردہ ہے البتہ نماز میں اپنا چہرہ کھلا رکھے گی، (اگر نماز کے وقت کسی غیر محرم مرد کا سامنا ہونے کا خدشہ ہو تو پھر چہرہ چھپانا ضروری ہے)۔

(٦) قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا واجب ہے اور یہ قبولیت نماز کی شرط ہے۔ ہاں

اگر کوئی بیماری یا مجبوری ہو دوسری بات ہے۔البتہ سفر میں نفل نماز پڑھتے ہوئے قبلہ سے ہٹ گیا تو کوئی بات نہیں۔

(۷) نماز کو وقت پر ادا کرنا چاہیے' وقت سے پہلے نماز صحیح نہیں' اور وقت کے بعد پڑھنا بھی حرام ہے۔

(۸) نماز کے لیے جلد پہنچنا چاہیے' کوشش کر کے پہلی صف میں بیٹھنا چاہیے اور نماز کا انتظار کرنا چاہیے۔ان تمام کاموں کا عظیم ثواب ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الاوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا اِلَّا أنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا اِلَيْهِ)) [صحیح البخاری ٦١٥ وصحیح مسلم ٤٣٧]

''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان کہنے اور پہلی صف کا کس قدر اجر ہے تو اگر ان کو قرعہ اندازی کے ذریعے فیصلہ کرنا پڑتا تو قرعہ اندازی کرتے' اور اگر ان کو جلد مسجد پہنچنے کے اجر کا علم ہو جائے تو وہ مسجد کی طرف دوڑ لگا دیتے''۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ))

[صحیح البخاری ٦٥٩ وصحیح مسلم ٦٤٩]

''تم اس وقت تک مستقل نماز میں ہوتے ہو جب تک نماز تم کو روکے ہوئے ہوتی ہے''۔

اوقاتِ نماز

- نماز ظہر کا وقت زوال آفتاب سے لے کر ایک مثل سائے تک ہے۔
- نماز عصر کا وقت ایک مثل سائے سے لے کر غروب آفتاب تک۔
- نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لے کر سرخی کے ختم ہونے تک‘ اور یہ وہی سرخی ہے جو غروبِ آفتاب کے وقت ہوتی ہے۔
- نماز عشاء کا وقت سرخی کے غروب سے لے کر آدھی رات تک۔
- نماز فجر کا وقت طلوعِ صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔

جہاں نماز ادا کرنا صحیح نہیں

(۱،۲) قبرستان اور حمام: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الارضُ كُلُّها مسجدٌ إلا الحمام والمقبرة))

[سنن أبی داوٗد ٤٩٢۔ امام البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔]

’’ساری زمین نماز کے قابل ہے سوائے حمام کے اور قبرستان کے‘‘۔

البتہ نماز جنازہ قبرستان میں بھی جائز ہے۔

(۳) قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا: حضرت ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُصَلُّوا اِلی الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَیْهَا)) [مسلم ۹۷۲]

''قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو''۔

(۳) اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنا: یہ وہ جگہ ہے جہاں اونٹ رکھے جاتے ہیں۔

((**لَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الابِلِ**)) [جامع الترمذی ۳۴۸]۔

''اونٹوں کے باڑ میں نماز نہ پڑھو''۔

اسی طرح ناپاک مقامات میں بھی نماز جائز نہیں۔

نماز کا طریقہ

نماز شروع کرتے وقت نیت کریں' اور نیت ہر عبادت کا لازمی حصہ ہے۔نیت دل سے ہوتی ہے، زبان سے ادا کرنے کی ضرورت نہیں' اور درج ذیل طریقے سے نماز ادا کریں:

(۱) نمازی سارے جسم کو قبلہ رو رکھے' نہ جسم کو موڑے اور نہ ہی گردن کو موڑے۔

(۲) تکبیر تحریمہ کے لیے ''اللہ اکبر'' کہے۔اس کے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائے۔

(۳) پھر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر سینے پر رکھے۔

(۴) پھر یہ دعا پڑھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حَمْدًا کَثِیرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیہ)) [مسلم ٦٠٠]

’’تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں‘ بہت زیادہ، پاکیزہ اور مبارک حمد‘‘۔

یا یہ دعا پڑھے:

((سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیرُکَ)) [سنن أبی داود ٧٧٥]

’’اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے‘ تیرا نام بہت بابرکت ہے‘ تیرا مقام بہت عظیم ہے اور تیرے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں‘‘۔

یا کوئی اور افتتاحی دعا پڑھ لے۔ بہتر یہ ہے کہ ادل بدل کر الگ الگ وقت میں الگ الگ دُعا پڑھے‘ کوئی ایک ہی دُعا ہمیشہ نہ پڑھتا رہے، یہ زیادہ خشوع کا راستہ ہے اور دل حاضر رہتا ہے۔

(۵) پھر ((أَعُوذُ بِاللّٰہ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِم)) پڑھے۔

(٦) پھر ((بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم)) پڑھ کر سورت فاتحہ پڑھ لے۔

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (١) الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (٢) مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (٤) اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (٥) اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (٦) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (٧)﴾ (الفاتحہ)

(۷) اس کے بعد جہاں سے بھی آسان لگے قرآن حکیم کی تلاوت کرے۔

(۸) دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے۔ رکوع کے دوران انگلیوں کو پھیلا کر گھٹنوں کو تھام لے اور یہ دعا پڑھے: **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیم** ''میرا عظمتوں والا رب ہر کمی کوتاہی اور عیب سے پاک ہے''۔

یہ دعا تین دفعہ پڑھنا سنت ہے' زیادہ بھی پڑھی جاسکتی ہے' البتہ ایک دفعہ پڑھنا کفایت کر جائے گا۔

(۹) رکوع سے اٹھتے ہی امام اور منفرد دونوں ((**سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه**)) کہیں اور ساتھ ہی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں (رفع یدین کریں) اور مقتدی ((**سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه**)) کے بجائے صرف ((**رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد**)) کہے' اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ لے' سینے کے اوپر۔

(۱۰) نمازی کھڑا ہو کر یہ دعا پڑھے:

((**اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ**)) [مسلم ۷۷۱]

(۱۱) پھر پہلا سجدہ کرے: **اللّٰه أكبر** کہتے ہوئے سجدہ میں جائے' اور سات اعضاء پر سجدہ کرے: پیشانی ناک سمیت' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے'

دونوں پاؤں کی انگلیاں۔ اپنے بازوؤں کو پہلوؤں سے ہٹا کر رکھے' اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے' اور سجدے میں یہ دعا پڑھے:
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۔تین دفعہ کہنا مسنون ہے' زیادہ بھی پڑھ سکتا ہے' البتہ ایک دفعہ کہنا بھی کافی ہے۔ دورانِ سجدہ کثرت سے دعا کرنا مستحب ہے' کیونکہ یہ قبولیتِ دعا کا مقام ہے۔

(۱۲) پھر اللّٰہُ أکبر کہتے ہوئے سجدے سے اٹھے' اور دونوں سجدوں کے درمیان بائیں پاؤں پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لے' دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر گھٹنوں کے پاس رکھے' دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں' اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسے میں یہ دعا پڑھے:

((رَبِّ اغْفِرْلِی ' رَبِّ اغْفِرْ لِی))

''اے میرے رب مجھے بخش دے، اے میرے رب مجھے بخش دے''۔

(۱۳) پھر دوسرا سجدہ پہلے سجدے کی طرح کرے۔

(۱۴) پھر اللّٰہُ أکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے سے سیدھا کھڑا ہو جائے۔

(۱۵) پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت ادا کرے۔ اسی طرح کہے اور اسی طرح کرے' البتہ افتتاحی دعا اور اعوذ باللہ نہیں پڑھے گا۔ اور دوسری رکعت میں اس طرح بیٹھ رہے جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا۔ اپنے دائیں

ہاتھ کی انگلیوں کو بند کرلے گا اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کو باہم ملا کر گول دائرہ بنالے گا' اور تشہد والی انگلی کو ہلائے گا' بیٹھ کر تشہد پڑھے گا' أشهدُ أن لا الـه الا الـلّٰه وأشهد أنّ مُحمَّدًا عبدُه ورسولهُ کہتے ہوئے تشہد والی انگلی کو حرکت دے گا۔ تشہد کے الفاظ یوں ہیں:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْـمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ))

[صحيح البخاری ۸۳۱]

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں' تمام قولی عبادتیں اور تمام بدنی عبادتیں بھی اُسی کے لیے ہیں' اے نبی! آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہو' رحمت اور برکتیں ہوں۔ ہم پر بھی سلامتی ہو' اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تشہد کے اور الفاظ بھی احادیث میں وارد ہیں۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے اور ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائے (رفع یدین کرے)۔ اگر نماز تین رکعت والی ہو جیسے کہ مغرب کی نماز

یا چار رکعت والی ہو جیسے ظہر' عصر اور عشاء کی نمازیں' تو ان نمازوں کو دوسری رکعت کی طرح پورا کرے' البتہ قیام کے وقت صرف سورت فاتحہ پڑھے گا۔

آخری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ رہے' تشہد پڑھے اور ساتھ درود ابراہیمی پڑھے:

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ)) [البخاری ۳۳۷۰]۔

''اے اللہ! محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرما اور آلِ محمد پر' جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی' یقیناً تیری ذات تعریف والی ہے اور عظمت والی ہے۔ اے اللہ! برکت عطا فرما محمد (ﷺ) پر اور آلِ محمد پر جیسا کہ تو نے برکت عطا کی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر' یقیناً تیری ذات تعریف والی ہے اور عظمت والی ہے''۔

اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے' مسنون یہی ہے کہ بہت زیادہ دعا مانگے' اور ایک ماثور دعا یہ ہے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّی أعُوذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیحِ الدَّجَّالِ))

[صحیح البخاری ۸۳۳ وصحیح مسلم ۵۸۸]

’’اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں قبر کے عذاب سے، جہنم کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح الدجال کے فتنے سے‘‘۔

دیگر مسنون دعائیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

(۱۶) پھر دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے کہے: **السَّلامُ علیکم ورحمةُ اللہ** اور پھر بائیں طرف۔

(۱۷) مسنون یہ ہے کہ نمازی نمازِ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء میں ’’متورک‘‘ ہو کر بیٹھے، اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ دائیں پاؤں کو کھڑا کر لے، اور بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی کے نیچے سے باہر نکال لے، اور سُرین کو زمین پر ٹکا لے، اور جس طرح پہلے تشہد میں ہاتھوں کو رانوں پر رکھا تھا اسی طرح ان کو رکھ لے۔

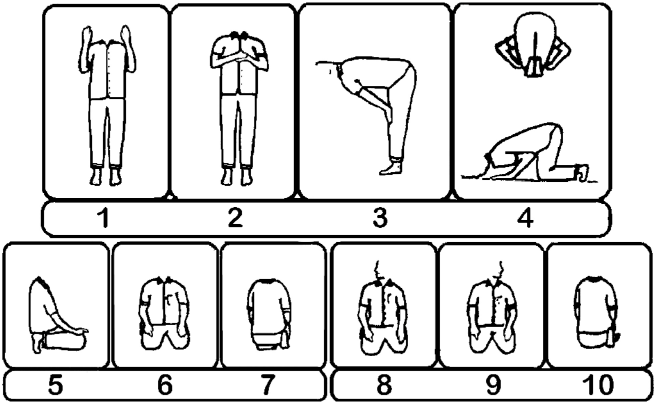

بعد از نماز کے اذکار

((أَسْتغْفِرُ اللّٰہَ، أَسْتغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنکَ السَّلامُ تَبارَکْتَ یَا ذَا الْجَلالِ وَ الإکْرَامِ)) [مسلم ۵۹۱]

''اللہ کی مغفرت کا طلبگار ہوں' اللہ کی مغفرت کا طلبگار ہوں' اللہ کی مغفرت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! تیری ذات سلامتی والی ہے' اور سلامتی تجھ سے ہی ملتی ہے' اے ذوالجلال والاکرام ذات! تو بہت ہی بابرکت ہے۔''

((لا إلٰـہَ إلا اللّٰہُ وَحْدَہُ لا شَرِیکَ لَہُ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحمدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیر، اَللّٰھُمَّ لا مَانِعَ لِمَا أعْطَیْتَ وَلا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلا یَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنکَ الْجَدُّ)) [البخاری ۸۴۴]

''نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ تعالیٰ کے' وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اُسی کی ہے' اور اُسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جسے آپ نوازیں اسے روک کوئی نہیں سکتا' جسے آپ روکیں اسے دے کوئی نہیں سکتا' تیرے مقابلے میں کسی کی طاقت اسے کوئی کام نہیں دے سکتی''۔

((لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَاشَرِیکَ لَہُ لَہُ الْمُلکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ، لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِینَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ)) [مسلم ۵۹۴]

''نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ تعالیٰ کے، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی، اور اسی کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی ہماری کوئی طاقت نہیں، مگر اللہ کی توفیق سے۔ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ تعالیٰ کے، صرف اسی ذات کی ہم عبادت کرتے ہیں، ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے اور ہر فضل اسی کا ہے، ہر اچھی تعریف کا وہ حقدار ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ تعالیٰ کے، مکمل اطاعت اُسی کے لیے خالص کرتے ہوئے خواہ کافر کس قدر ریسخ پا ہوں''۔

اس کے بعد (۳۳) بار سبحان اللہ کہے، (۳۳) بار الحمد للہ کہے، (۳۴) بار اللہ اکبر کہے۔ آخر میں ایک سو کے عدد کو پورا کرتے ہوئے کہے:

((لا الـٰه الا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَريکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىءٍ قَدِيرٌ)) [صحیح مسلم ۵۹۷]

ایک ایک بار آیت الکرسی پڑھے [الصحیحة للالبانی ح۹۷۲]

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہر نماز کے بعد پڑھے، البتہ تینوں سورتوں کو نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد تین تین بار پڑھے۔ [تفصیلی حوالے کے لیے ملاحظہ ہو الصحیحه للالبانی ح ۴۱۵۱]

مسبوق کی نماز کا طریقہ (امام کے ساتھ ایک یا زیادہ رکعت کا چھوٹ جانا)

جس آدمی کی نماز کا کچھ حصہ امام کے ساتھ شریک ہونے سے رہ جائے خواہ وہ ایک رکعت ہو یا زیادہ' جب امام اپنی نماز پوری کر کے دوسرا سلام پھیر لے تو جس قدر نماز رہ گئی ہے پوری کر لے۔ بعد میں آنے والے کو جہاں سے امام کی نماز ملی تھی وہاں سے اس کی نماز شروع ہو جائے گی۔ جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل گیا وہ شمار ہو جائے گی' البتہ جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ نہیں ملا وہ ساری رکعت ہی چلی گئی۔

نماز میں شریک ہونے والا جب مسجد میں داخل ہو تو اُسے فوراً جماعت میں شریک ہو جانا چاہیے' خواہ جماعت والے کسی بھی حالت میں ہوں' خواہ کھڑے ہوں' رکوع میں ہوں' سجدے میں ہوں' یا کسی دوسری کیفیت میں ہوں۔ اگلی رکعت کے انتظار میں کھڑے رہنا مناسب نہیں۔ وہ کھڑے کھڑے تکبیرۃ الاحرام کہے' البتہ مریض قسم کے معذور آدمی کے لیے یہ حکم نہیں ہے۔

نماز کو باطل کرنے والے کام

(۱) جان بوجھ کر بات کرنا' خواہ معمولی سی ہو۔

(۲) سارے جسم کو قبلہ رخ سے ہٹا کر کسی دوسری طرف کر دینا۔

(۳) وضو ٹوٹ جانا۔

(۴) بلا ضرورت مسلسل حرکت کرتے رہنا۔

(۵) ہنسنا خواہ تھوڑا سا ہو' بلا آواز تبسم سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

(٦) جب جان بوجھ کر رکوع' سجدہ' قیام یا جلسہ کا اضافہ کر دینا۔

(۷) جان بوجھ کر امام سے پہل کرنا۔

واجباتِ نماز

(۱) تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ باقی ساری تکبیرات۔

(۲) رکوع میں ایک دفعہ ''سبحان ربی العظیم'' کہنا۔

(۳) منفرد اور امام کا رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہنا۔

(۴) رکوع کے بعد کھڑے ہو کر ''ربنا ولک الحمد'' کہنا۔

(۵) سجدے میں ایک دفعہ ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہنا۔

(٦) دو سجدوں کے درمیان ''رب اغفرلی'' پڑھنا۔

(۷) تشہد اول کے لیے بیٹھنا۔

(۸) تشہد اول پڑھنا۔

ارکانِ نماز

(۱) فرض نماز میں قدرت رہے تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا' البتہ نفل نمازوں

میں قیام واجب نہیں ہے‘ البتہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا اجر ہے۔

(۲) تکبیرۃ الاحرام۔

(۳) ہر رکعت میں سورت فاتحہ کی تلاوت کرنا‘

(۴) ہر رکعت میں رکوع کرنا۔

(۵) رکوع سے اٹھنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔

(۶) ہر رکعت میں دو دفعہ ساتوں اعضاءِ جسم پر سجدہ کرنا (جس کی تفصیل گزر گئی ہے)۔

(۷) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

(۸) تمام مذکورہ افعال کو اطمینان سے ادا کرنا۔

(۹) آخری تشہد پڑھنا۔

(۱۰) آخری تشہد کے لیے بیٹھنا۔

(۱۱) نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھنا۔

(۱۲) سلام پھیرنا۔

(۱۳) تمام ارکانِ نماز کو ترتیب سے ادا کرنا۔

نماز میں بھول چوک

جب نماز میں بھول چوک ہو جائے کہ نمازی نے کچھ بڑھا دیا' گھٹا دیا یا کمی بیشی کا شک ہو گیا' ان حالات میں سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اگر بھول کر نماز میں کوئی چیز زیادہ کر دی' مثلاً: قیام زیادہ کر دیا' رکوع یا جلسے کو زیادہ کر دیا' یا اسی طرح کی کوئی دوسری غلطی کر دی تو سلام کے بعد سہو کی تلافی کی خاطر دو سجدے کرے گا۔

اسی طرح اگر بھولے سے کوئی چیز نماز میں گھٹا دی' یہ کہ اقوال وافعال میں سے کوئی چیز چھوٹ گئی۔ اگر چھوٹی ہوئی چیز رکنِ نماز تھی اور دوسری رکعت کی قراءت شروع کرنے سے پہلے پہلے اسے یاد آ گئی' تو وہ واپس اسی مقام پر آ جائے اور اُس رکن کو ادا کرنے کے بعد نماز کا اگلا حصہ شروع کر دے اور سجدۂ سہو کر لے' اور اگر اگلی قراءت شروع کرنے کے بعد اُسے یاد آیا تو جس رکعت کا رکن چھوٹا تھا وہ رکعت باطل ہو گئی' اور اگلی رکعت اس باطل شدہ رکعت کی قائم مقام ہو جائے گی۔

اگر اسے چُھٹے ہوئے رکن کا علم سلام پھیرنے کے بعد ہو' اگر وقفہ لمبا نہ ہوا ہو تو پوری رکعت کو دہرائے اور سجدہ سہو کر لے' اگر وقفہ لمبا ہو چکا ہو' یا وضو ٹوٹ چکا ہو تو پوری نماز کو دہرائے۔

اگر کسی واجب کو بھول جائے' مثلاً تشہد اوّل کا جلسہ ہے یا اسی طرح کا کوئی دوسرا واجب ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے پہلے دو سجدۂ سہو کر لے۔

اگر اُسے شک ہو گیا ہو' مثلاً اُسے رکعات کی تعداد میں شک ہوا ہو آیا اس نے دو رکعت ادا کی ہیں یا تین عدد' تو کم تعداد کو بنیاد بنا لے' کیونکہ یہی یقینی ہیں اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کر لے۔ اگر اُسے شک ہو کہ اُس نے رکن ترک کر دیا ہے' تو اُسی قاعدے پر عمل کرے گویا کہ اُس نے واقعی رکن ترک کر دیا ہے' تو متروکہ رکن اور بعد والی نماز کو پڑھ لے اور سجدہ سہو کر لے۔

اگر اُسے دونوں طرح کا گمان ہو رہا ہو تو ظنِ غالب پر عمل کرتے ہوئے راجح شکل پر عمل کر لے اور ساتھ سجدہ سہو بھی کر لے۔

سنن مؤکدہ

ہر مسلمان مرد عورت کے لیے بہتر ہے کہ اقامت (سفر نہ ہو) کے دنوں میں بارہ رکعت کی پابندی کرے۔ نماز ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو' نماز مغرب کے بعد دو' نماز عشاء کے بعد دو اور نماز فجر سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ حضرت اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ)) [مسلم ٧٢٨]

''جس مسلمان بندے نے روزانہ فرضوں کے علاوہ بارہ رکعت نماز نفل ادا کی' اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا''۔

سنت مؤکدہ اور دوسری نفل نمازوں میں بہتر یہی ہے کہ انہیں گھر میں ادا کیا جائے۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا قَضَى اَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِى مَسْجِدٍ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِى بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا)) [مسلم :٧٧٨]

''جب کوئی مسجد میں اپنی فرض نماز ادا کر لے تو نماز کا کچھ حصہ گھر کے لیے چھوڑ دے' اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اُس کے گھر میں خیر و بھلائی ڈال دے گا''۔

نیز حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((فَاِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِى بَيْتِهِ اِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ))

[البخاری ٦١١٣ وصحیح مسلم ٧٨١]

''فرض نماز کے علاوہ بندے کی بہترین نماز وہ ہے جو وہ گھر میں ادا کرے''۔

نماز وتر

مسلمان کے لیے نماز وتر ادا کرنا مسنون ہے' یہ نماز سنتِ مؤکدہ ہے' نماز عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک اس کا وقت ہے۔جس کو صبح طلوع فجر سے پہلے تہجد کے وقت میں اٹھنے کا یقین ہو اُس کے لیے رات کا آخری

وقت افضل ہے' ورنہ نماز عشاء کے بعد جب چاہے پڑھ لے۔ یہ ایسی مسنون نماز ہے جس کو نبی اکرم ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑا' چاہے گھر پر ہوں یا سفر میں ہمیشہ پابندی کی ہے۔ نماز وتر کی کم سے کم ایک رکعت ہے۔ نبی اکرم ﷺ رات کو گیارہ رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((أَنَّ رَسُولَ اللّٰه ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ)) [صحيح مسلم ٧٣٦]

''کہ رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے جس میں سے ایک رکعت نماز وتر ہوتی تھی''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى)) [البخاري ٧٤٩]

''رات کی نماز دو دو رکعت ہوتی ہے' جب تمہیں طلوع فجر کا اندیشہ ہوجائے تو ایک رکعت ادا کرلو وہ ساری سابقہ نماز کو وتر بنادے گی''۔

مستحب یہ ہے کہ نماز وتر میں رکوع کے بعد کبھی کبھی دعائے قنوت پڑھ لے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم ﷺ نے نمازِ وتر میں پڑھنے کے لیے

دعا سکھائی تھی۔ البتہ دعاء وتر پر ہمیشگی نہ کی جائے‘ کیونکہ جن لوگوں نے آپ ﷺ کی نماز وتر بیان کی ہے ان میں سے اکثر نے دعائے قنوت کا ذکر نہیں کیا۔

یہ بات بھی مستحب ہے کہ جس کی تہجد نماز رہ گئی ہو وہ دن کو جفت عدد میں ادا کرے‘ مثلاً دو‘ چار‘ چھ‘ آٹھ‘ دس یا بارہ رکعتیں‘ کیونکہ آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

فجر کی دو رکعات

یہ وہ سنت مؤکدہ ہے جسے آپ ﷺ پابندی سے ادا کرتے تھے‘ نہ سفر میں انہیں چھوڑا اور نہ ہی اقامت میں‘ اور یہ ہے فجر کی دو سنتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

((لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ قَبْلَ الصُّبْحِ)) [صحيح البخارى ١١١٦ وصحيح مسلم ٧٢٤]

’’نبی اکرم ﷺ نفل نمازوں میں فجر کی سنتوں سے زیادہ کسی کی پابندی نہیں کرتے تھے جو دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے ادا کی جاتی ہیں‘‘۔

ان دو رکعتوں کی فضیلت میں آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَهُما أَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنيا جميعًا)) [صحيح مسلم ٧٢٥]

’’ساری دنیا سے زیادہ مجھے یہ دو رکعت نماز عزیز و محبوب ہے‘‘۔

مسنون یہ ہے کہ پہلی رکعت میں (سورہ فاتحہ کے بعد) ’’قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ‘‘

پڑھی جائے اور دوسری رکعت میں (سورہ فاتحہ کے بعد) ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھی جائے۔ کبھی آپ ﷺ پہلی رکعت میں ﴿قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ (البقرة:١٣٦) پڑھ لیتے اور دوسری رکعت میں ﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ (آل عمران:٦٤) پڑھ لیتے۔

ان دو رکعتوں کو مختصر پڑھنا مسنون ہے' کیونکہ یہی آپ ﷺ کا طریقہ رہا ہے۔ نماز فجر سے پہلے جس کی سنت نماز رہ گئی ہو وہ فوراً بعد بھی پڑھ سکتا ہے۔ البتہ جب سورج طلوع ہو کر نیزے کے برابر اوپر کو جائے؛ اس وقت سے لے کر زوال آفتاب سے کچھ پہلے تک ان فوت شدہ سنتوں کو پڑھنا افضل ہے۔ (یاد رہے کہ زوال سے کچھ پہلے سے لیکر زوال تک 'وقتِ مکروہ' کہلاتا ہے)

چاشت کی نماز

یہی صلاۃ الاوّابین ہے' یہ سنت مؤکدہ ہے' متعدد احادیث میں اس کو پڑھنے کی فضیلت وارد ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامَى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ

صَدَقَةٌ ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى))

[صحیح مسلم ٧٢٠]

''تمہارے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ ''سبحان اللہ'' کہنا صدقہ ہے، ''الحمد للہ'' کہنا صدقہ ہے، ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنا صدقہ ہے، ''اللہ اکبر'' کہنا صدقہ ہے' نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے' برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ البتہ چاشت کے وقت دو رکعت نماز ادا کر لینا ان سب سے کفایت کر جاتا ہے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ حَتَّى اَمُوتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحَى وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ)) [صحيح البخارى ١١٢٤ وصحيح مسلم ٧٢١]

''مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت کی ہے' میں مرتے دم تک انہیں نہیں چھوڑوں گا: (۱) ہر مہینے کے تین روزے رکھنا' (۲) نماز چاشت ادا کرنا' (۳) سونے سے پہلے وتر پڑھنا''۔

نماز چاشت کا افضل وقت جب دن چڑھ آئے اور سورج کی گرمی میں تیزی آ جائے۔ زوال شمس کے ساتھ اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے' کم سے کم دو رکعت اور زیادہ رکعات کی حد مقرر نہیں۔ لیکن جفت تعداد میں ہوں طاق میں نہ ہوں۔

نماز کے لیے ممنوعہ اوقات

چند اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں' ان کی تفصیل یوں ہے:

(۱) نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہو کر ایک نیزے پر آنے تک۔

(۲) جب سورج دوپہر کو بالکل درمیان میں پہنچ جاتا ہے' اس کا سایہ نہ مغرب کی طرف ہوتا ہے اور نہ مشرق کی طرف' یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف ڈھل جائے اور چیزوں کا سایہ مشرق کی طرف نظر آنے لگے۔

(۳) نماز عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک۔

البتہ ممنوعہ اوقات میں وہ نمازیں ادا کرنا جائز ہے جن کے سبب ہوتے ہوں' مثلاً تحیۃ المسجد' نماز جنازہ' سورج گرہن کی نماز' طواف مکمل کرنے کے بعد کی دو رکعات اور وضو کے بعد کی دو رکعات وغیرہ۔

ایسے ہی فرض نمازوں کی قضا بھی جائز ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا))

[صحيح مسلم ٦٨٤ وصحيح البخاري ٥٧٢]

''جو کوئی نماز بھول گیا یا اس کے وقت میں سوتا رہ گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب اسے یاد آئے پڑھ لے''۔

اسی طرح مکروہ وقت میں سنت فجر ادا کی جا سکتی ہے۔ جس کی ظہر کی سنتیں رہ گئی ہوں وہ انہیں نماز عصر کے بعد ادا کر سکتا ہے۔